



سوال

(108) کیا نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھنا حدیث سے ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نماز جنازہ میں قرأت اور دعائیں بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے؟

ایک مولوی صاحب نے کہا کہ جہری (اوپچی آواز سے) پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو دین کی تمام باتیں وضاحت اور تفصیل سے سکھاتے تھے۔ ہر عمل اور اس کے طریقے کے بیان میں کوئی کسی باقی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس طرح میت سے متعلق احکام و مسائل کو بھی آپ نے پوری وضاحت سے بیان فرمایا جن میں متعدد طویل اور مختصر دعائیں بھی شامل ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ کے دوران پڑھیں۔ آپ نے جو بلند آواز سے نماز جنازہ کے متعلق دریافت کیا ہے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل تین احادیث کا ذکر کرنے کا مفید ہوگا۔ اور ان پر غور کرنے کے بعد آپ کو مسئلہ سمجھنے میں کافی آسانی رہے گی۔

”عن عوف بن مالک قال سمعت النبی ﷺ علی جنازہ یقول اللهم اغفر له وارحمہ وعافہ واعف عنه واکرم نذله ووسع مدخلہ واغسلہ بماء وثیج وبرودنقہ من الخطایا کما ینقی الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خیر من دارہ وابلأ خیر من اہلہ وزوجا خیر من زوجہ وقد فتمتہ القبر وعذاب النار قال عوف فتمتیت ان لو کنت انا المیت لدعاء رسول اللہ ﷺ لذلک المیت۔“ (مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۴۷۷)

”حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایک میت پر جنازہ کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ “اے اللہ! بخش دے۔ اس پر رحم فرما۔ اسے معاف کر دے اور اسے عافیت سے۔ اس کی مہمان نوازی فرما اور اسے وسیع ٹھکانہ عطا فرما اور اسے گناہوں سے پانی کی مختلف شکلوں (ماءِ ثیج، برد وغیرہ) سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے آخرت میں ایسا گھر نصیب فرما جو دنیا کے گھر سے بہتر ہو۔ اسے دنیا سے بہتر اہل خانہ عطا فرما اور دنیا سے بہتر جوڑا عطا کر۔ اسے قبر اور جہنم کے عذاب سے بچا حضرت عوف کہتے ہیں کہ یہ پیاری دعائیں سن کر مجھے رشک آیا کہ کاش آج میں اس کی میت کی جگہ ہوتا اور مجھ پر حضور ﷺ یہ دعائیں پڑھتے۔“ (مسلم و نسائی)

دوسری حدیث وائلاء بن اسحاق کی ہے۔ فرماتے ہیں



صلی بنا رسول اللہ ﷺ علی زحل من المسلمین فسمعتہ یقول اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتک وجیل جوارک فقه فتنیة القبر وعذاب النار وانت ابل الوقاء والحمد للہم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔ (البداء ودمترجم کتاب الجنائز ص ۶۱ رقم الحدیث ۱۳۲۶)

”حضرت واثقہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھانی تو میں نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! اب فلان ولد فلان تیرے سپرد اور تیرے پڑوس میں آچکا ہے۔ پس اسے قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ اور تو وعدے پورے کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

تیسری حدیث ابن عباسؓ کی ہے

”انہ صلی علی جنازۃ فقراء بفاتحۃ الكتاب وقال لتعلموا من السنۃ“ (رواہ البخاری) ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں: ”فقراء بفاتحۃ الكتاب وسورة وجر فلما فرغ قال سید وحق۔“ (فتح الباری ج ۳ کتاب الجنائز باب قراءۃ الفاتحۃ ص ۵۶۳ رقم الحدیث ۱۳۳۵)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھا تو سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا تمہیں علم ہونا چاہیے کہ یہ سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت بلند آواز سے پڑھی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ سنت اور درست ہے۔ (بخاری البداء ودمترجمی نسائی)

اب اتینوں احادیث پر غور کیجئے۔ پہلی حدیث میں صحابی عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ دعائیں پڑھتے ہوئے سنا کس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے یہ دعائیں پڑھی تھیں کیونکہ اگر آپ ﷺ آہستہ پڑھتے تو پھر یہ نہ کہا جاتا کہ میں نے آپ کو سنا بلکہ مسلم شریف کی روایت میں اس لفظ سے اور زیادہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ: ”فحفظتھا من دعائہ“ (مسلم کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاة ۸۵-۹۶۳)

(پس میں نے حضور ﷺ سے سن کر یہ دعا یاد بھی کر لی) اب صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے با آواز بلند دعا کی تھی کہ صحابی نے نہ صرف سنی بلکہ سن کر یاد بھی کر لی۔ اور پھر آخر میں عوف بن مالکؓ نے جو یہ کہا کہ کاش آج میری میت حضور ﷺ کے سامنے ہوتی اور اس پر یہ دعائیں پڑھی جاتیں۔ اس کے بعد تو کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی کہ آپ نے بلند آواز سے دعا پڑھی تھی۔ دوسری حدیث میں بھی حضرت واثقہ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں نے جب حضور ﷺ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے خود سنا۔ اس سے بھی جہری قرأت ثابت ہوتی ہے۔

تیسری حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے جس میں انہوں نے ایک جنازے پر بلند آواز سے سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور بعد میں اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ سنت اور صحیح ہے۔ ابن عباسؓ کی اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں :-

ایک یہ کہ جنازے میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور دوسرے اس کا اونچی آواز سے پڑھنا بھی ثابت ہوا۔ یہ ہیں وہ ثبوت جو بلند آواز سے جنازہ پڑھنے کے بارے میں دینے جاسکتے ہیں۔

اب رہا کسی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے تو یہ ان کا علم حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ورنہ یہ حدیثیں صحاح ستہ کہ کتابوں میں مختلف الفاظ سے روایت کی گئی ہیں۔ جن کتابوں کے حوالے اوپر دیئے گئے ہیں ان میں یہ حدیثیں مولوی صاحب کو مل سکتی ہیں۔

ضروری وضاحت: یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

اول: یہ کہ ان احادیث کے بارے میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرأت و دعا بلند آواز سے صحابہ کرامؓ کی تعلیم اور ان کو سکھانے کے لئے پڑھی تھی اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ صحابہ کرامؓ کو یہ دعائیں نہیں آتی تھیں اور حضور ﷺ ان کو تعلیم دینے کے لئے بلند آواز سے پڑھتے تھے اور دوسری یہ کہ صرف



جنازے میں ایک دو بار سن کر ہر آدمی یاد بھی نہیں کر سکتا۔

بعض صحابہؓ نے جیسے حضرت عوف کا ذکر آیا ہے یاد بھی کیں مگر ہر شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ جنازے کے دوران کوئی چیز حفظ بھی کر لے بلکہ صحابہ کرامؓ دوسرے فارغ اوقات میں دین کی باتیں حضور سے سیکھتے اور یاد کرتے تھے اور اگر بالفرض یہ علت تسلیم بھی کر لی جائے کہ حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کو سکھانے کے لئے اونچی آواز سے پڑھتے تھے تو پھر آج یہ ضرورت کئی گنا زیادہ ہے۔ آج مسلمانوں کی اکثریت کو نہ صرف یہ کہ جنازے کی دعائیں نہیں آتیں بلکہ وہ جنازہ کے طریقے سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں تو اونچی آواز سے پڑھنا اور بھی زیادہ ضروری ہے اور مفید ہے تاکہ جن لوگوں کو نہیں آتا ہو سیکھ بھی لیں اور خاموش رہنے کی بجائے آمین کہہ کر امام کے ساتھ دعا میں شریک بھی ہو جائیں۔

دوم: یہ کہ کوئی جھگڑے یا بڑے اختلاف کا مسئلہ نہیں کہ مولوی صاحب حدیث سے ثبوت پیش کرنے کا چیلنج دے دیں (جبکہ احادیث معجم دیس اور ان کے علم میں نہیں) بلکہ ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ لہستہ بھی اور بلند آواز سے بھی کیونکہ حضور ﷺ سے سری (آہستہ) پڑھنے کی روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں ہم اونچی آواز سے پڑھنا اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو جنازے کی دعائیں نہیں آتیں اور اونچا پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ وہ دعاؤں میں شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس طریقے سے دعائیں یاد کرنے کا ذوق بھی ان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ بہر حال دونوں طرح جائز ہے اس لئے اس مسئلے پر لڑائی جھگڑے یا اصرار کی چنداں ضرورت نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 241

محدث فتویٰ